حضرت عثمان بن عفانؓ

کی طرف سے منسوب

مصحف شریف

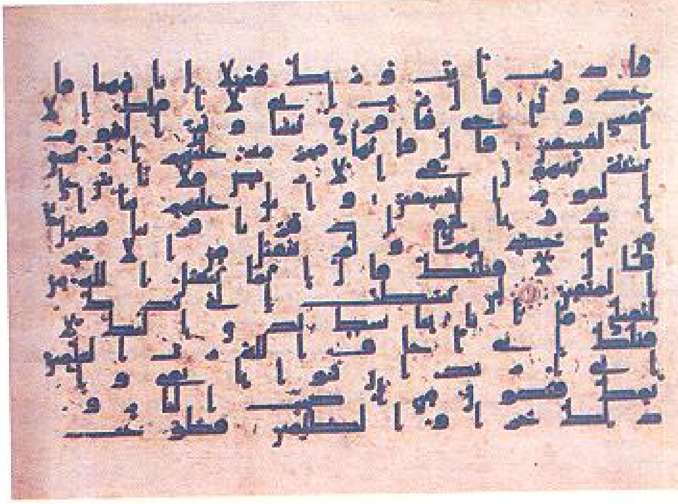

اسلامی نظریاتی کونسل کی لائبریری میں ایک گراں قدر اضافہ

محمد خالد سیف

خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کے عہد میں اہل شام و عراق پر مشتمل اسلامی لشکر نے جب آذربائیجان اور آرمینیا کے علاقوں کو فتح کر کے اسلامی قلمرو میں شامل کر دیا، تو جلیل القدر صحابی رسول حضرت حذیفہؓ بن یمان نے محسوس کیا کہ مختلف علاقوں سے حلقہ بگوش اسلام ہونے والے مسلمانوں کے قرآن مجید کے پڑھنے کے اسلوب و انداز میں بہت اختلاف ہے، انہوں نے اس خدشہ کے پیش نظر کہ یہ اختلاف قرأت آگے چل کر کسی فتنہ کی صورت اختیار نہ کر لے، حضرت عثمانؓ کی اس طرف توجہ مبذول کرائی، تو حضرت عثمانؓ نے قرآن مجید کے اس نسخہ کو طلب کیا، جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں مرتب و مدون کیا گیا تھا اور اس وقت وہ ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس تھا، آپ نے حضرت زیدؓ بن ثابت، حضرت عبداللہؓ بن زبیر، حضرت سعیدؓ بن عاص اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن حارث بن ہشام پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی اور اسے اس نسخہ کی متعدد نقول تیار کرنے کا کام تفویض کیا، اس کمیٹی نے اپنے کام کو نہایت احسن انداز میں سرانجام دیتے ہوئے جب قرآن مجید کی متعدد نقول تیار کرا کے حضرت عثمانؓ کی خدمت میں پیش کر دیے تو آپ نے اصل نسخہ حضرت حفصہؓ کو واپس کر دیا اور اس کی بنیاد پر تیار کیے جانے والے نسخوں کو بڑے بڑے شہروں مکہ، کوفہ، بصرہ، شام وغیرہ میں بھیج دیا اور ایک نسخہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں بھی رکھ دیا گیا اور پھر ان نسخوں سے آگے مزید نسخے تیار ہوتے رہے، لیکن اس وقت دنیا کی مختلف لائبریریوں میں چھ نسخے ایسے بھی موجود ہیں، جو حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب ہیں بلکہ ان میں سے بعض کے بارے میں تو یہ دعویٰ بھی کیا جاتا ہے کہ جب آپ کو شہید کیا گیا تو آپ اس نسخہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ یہ چھ نسخے حسب ذیل ہیں:

۱- قرآن مجید کے اولین نسخوں سے دلچسپی رکھنے والے سب لوگ جانتے ہیں کہ مصحف تاشقند، جو تاشقند کے عجائب گھر برائے آثار قدیمہ میں موجود ہے، اسے حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، جیسا کہ شیخ اسماعیل مخدوم "وسطی ایشیا اور قازقستان کے مسلمانوں کے دینی ادارہ کے نائب چیئرمین" نے اپنی کتاب "تاریخ المصحف العثمانی فی طشقند" میں ذکر کیا ہے۔

۲- طوبقائے سرائے استنبول کے عجائب گھر میں موجود قرآن مجید کے نسخے (نمبر ۴۴/۳۲) کے بارے میں بھی عرصہ دراز سے یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ مصحف عثمانی ہے اور شہادت سے قبل حضرت عثمانؓ اس نسخہ کی تلاوت فرما رہے تھے، شائد اسی وجہ سے ہر سال رمضان المبارک میں سارا مہینہ طوبقائے سرائے کے عجائب گھر کے دروازے کھلے رکھے جاتے ہیں تا کہ زائرین اس نسخہ کی زیارت کر لیں۔

۳- قاہرہ کے مشہد حسینی میں موجود نسخے کے بارے میں بھی بعض لوگوں کی رائے ہے کہ یہ حضرت عثمانؓ کے تیار کردہ نسخوں میں سے ایک ہے۔

۴- ڈاکٹر محمد حمیداللہؒ نے آج تک باقی رہنے والے عثمانی مصاحف کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے طوبقائے اور تاشقند کے نسخوں کے ساتھ ساتھ ایک تیسرے نسخہ کا بھی ذکر کیا ہے، جو انگلینڈ کی برٹش لائبریری میں موجود ہے اور جسے دلی میں مغل بادشاہ کی لائبریری سے لے کر برٹش لائبریری میں منتقل کیا گیا تھا۔

۵- بعض مسلمانوں کا خیال ہے کہ سینٹ پیٹرسبورگ (نمبر E20) کا نسخہ بھی عثمانی مصاحف میں سے ایک ہے۔

۶- ترکی کے شہر استنبول کے ترکی واسلامی آثار کے عجائب گھر میں موجود نسخہ بھی مصحف عثمانی کے نام سے معروف ہے اور اس کے آخر میں یہ عبارت بھی لکھی ہوئی ہے کہ اسے حضرت عثمانؓ نے ۳۰ھ (۶۵۰-۶۵۱ء) میں لکھا تھا۔

اسی مؤخر الذکر نسخہ کو استنبول کے مرکز البحوث الاسلامیہ (اسام ISAM) نے ۲۰۰۷ء میں نہایت اہتمام سے ڈاکٹر طیار آلتی قولاچ کی تحقیق کے ساتھ زیور طبع سے آراستہ کرایا ہے۔ فاضل محقق نے ۴۷ صفحات پر مشتمل اپنے فاضلانہ مقدمہ میں عربی کتابت کے آغاز اور اس کے ترقیاتی مراحل، قرآن مجید کے ابتدائی نسخے اور عثمانی رسم الخط، مصاحف عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، قرآن مجید پر نقطے اور اعراب لگانے کی کوششوں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب قلمی نسخوں خصوصاً استنبول کے ترکی واسلامی آثار کے عجائب گھر میں موجود اور حضرت عثمانؓ کی طرف منسوب اس نسخے کا بطور خاص تعارف کروایا ہے، جسے مرکز البحوث الاسلامیہ نے طبع کرانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس نسخہ کو بڑے سائز کی دو جلدوں میں کریم کلر کے خوب صورت پیپر پر اس طرح شائع کیا گیا ہے کہ ہر صفحے پر پہلے خطی نسخے کے ایک صفحہ کا عکس شائع کیا گیا ہے اور پھر اسی کو نیچے دو کالم میں خط نسخ میں کمپوز کر کے شائع کیا گیا ہے اور پھر نیچے فاضل محقق کی طرف سے حواشی وتعلیقات ہیں۔ ۴۷ صفحات کے مقدمہ کے بعد قرآن مجید کا آغاز ہوتا ہے، جو سورۃ الفاتحہ سے لے کر سورہ توبہ کی آیت ۳۹ کے ابتدائی نصف حصے تک ہے اور یہ ۲۸۰ صفحات پر مشتمل ہے اور پھر اس کے بعد فاضل محقق کی طرف سے ۴۷ صفحات پر مشتمل عربی مقدمہ کا ترکی زبان میں ترجمہ ہے، جو ۱۵۶ صفحات پر محیط ہے۔ اسی طرح جلد دوم سورہ توبہ کی آیت ۳۹ کے نصف آخر سے لے کر سورۃ الناس تک کا احاطہ کیے ہوئے ہے اور یہ صفحہ ۲۸۱ سے ۸۸۵ تک کے صفحات پر مشتمل ہے۔ اصل نسخہ کے آخری صفحہ پر یہ جملہ لکھا ہوا ہے کہ کتبہ عثمان بن عفان فی سنة ثلثین (اسے عثمان بن عفان نے سنہ ۳۰ میں لکھا تھا) اور پھر اس کی نقل داؤد بن علی کیلانی قادری نے مکہ مکرمہ میں کعبۃ اللہ کے سامنے بیٹھ کر تیار کی اور اس سے فراغت بروز جمعرات ۲ جمادی الثانی ۸۴۱ھ میں حاصل کی، لیکن فاضل محقق کی تحقیق کے مطابق یہ بات صحیح معلوم نہیں ہوتی کہ یہ نسخہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے یا ان نسخوں میں سے ایک ہے، جو حضرت عثمانؓ نے صحابہ کرامؓ کی ایک کمیٹی سے تیار کروائے تھے بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان نسخوں سے تیار ہونے والے نسخوں یا ان سے تیار ہونے والے مزید نسخوں میں سے ایک ہو سکتا ہے، بہر حال مرکز البحوث الاسلامیہ، استنبول کے زیر اہتمام اس نادر ونایاب نسخہ کی نہایت سلیقہ سے کریم کلر کے خوب صورت پیپر پر طباعت واشاعت، براؤن اور گولڈن دو رنگوں میں نفیس تجلید اور انہی دو رنگوں کے ڈبے میں پیکنگ ایک انتہائی مستحسن اقدام ہے، حال ہی میں اسلامی نظریاتی کونسل کی لائبریری میں اس نسخہ کا اضافہ ایک نہایت گراں قدر اضافہ ہے۔